بسم اللہ الرحمن الرحیم

عین مسجد کے کچھ حصے کو ختم کرکے وضوخانہ اور استنجا خانے بنانا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک مسجد میں جوجگہ پہلے عین مسجد تھی، وہاں باقاعدہ نماز بھی ہوتی رہی، اب ضرورت کی وجہ سے وہاں مسجد کا وضوخانہ اور واش رومز بنادیے گئے تو شرعی رہنمائی فرمائیں کہ یہ بنانا کیسا ہے اور بنانے والوں پر کیا حکم لگتا ہے اور اگر جانتے بوجھتے ان کو استعمال کیا جائے تو استعمال کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب

جوجگہ ایک دفعہ مسجد بن جائے، وہ قیامت تک مسجد ہی رہتی ہے، اور مسجد نماز کے لیے بنائی جاتی ہے، اب وہاں وضوخانہ اور واش رومز بنانے میں ایک تو اس جگہ نماز پڑھنے سے روکنا پایا جائے گا اور دوسرا وقف میں تغیر وتبدل کرنا پایا جائے گا اور یہ دونوں کام ناجائز وگناہ ہیں۔ نیز مسجد میں وضوخانے اور واش رومز بنانے کی صورت میں مسجد کے اندر وضو کرنا اور پاخانہ کرنا پایا جائے گا، اور مسجد کے اندر یہ دونوں کام ناجائز وحرام ہیں۔ کرنے والے بھی گنہگار اور کروانے والے بھی گنہگار، لہذا عین مسجد کی جگہ پر وضوخانہ اور واش رومز بنانے والے حرام کے مرتکب اور سخت گنہگار ہوئے، ان پر لازم ہے کہ توبہ کریں اور ان کو ختم کرکے دوبارہ اس جگہ کو ویسی بنادیں جیسی پہلے تھی، اور اس میں چندے کی رقم لگانا جائز نہیں بلکہ اپنی ذاتی رقم سے یہ اصلاح کریں اور پہلے اگر چندے کی رقم لگائی تو اس کا تاوان بھی ادا کریں کہ اس کام میں چندہ لگانے کی شرعا اجازت نہیں تھی تو یہ تعدی ہوئی اور تعدی سے تاوان لازم آتا ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے: ﴿وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ یُّذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ وَ سَعٰى فِیْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓىٕكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ یَّدْخُلُوْهَاۤ اِلَّا خَآىٕفِیْنَ ؕ لَهُمْ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ وَّ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ کی مسجدوں کو روکے ان میں نام خدا لیے جانے سے اور ان کی ویرانی میں کوشش کرے ان کو نہ پہنچتا تھا کہ مسجدوں میں جائیں مگر ڈرتے ہوئے ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لیے آخرت میں بڑا عذاب ہے۔ (سورۃ البقرۃ، پ 01، آیت 114)

درمختار میں ہے "(ولو خرب ما حوله واستغني عنه يبقى مسجدا عند الإمام والثاني) أبدا إلى قيام الساعة (وبه يفتي)" ترجمہ: اور اگر مسجد کا اردگرد ویران ہوجائے تو وہ شیخین کے نزدیک ہمیشہ تا قیام قیامت مسجد ہی رہے گی اور اسی پر فتوی ہے۔ (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الوقف، ج 06، ص 550، کوئٹہ)

فتاوی ہندیہ میں ہے "ولا یجوز تغییر الوقف عن ھیئتہ "ترجمہ : وقف کی ہیئت کو بدلنا جائز نہیں ہے۔ (الفتاوی الھندیۃ، ج 02، ص 490، کوئٹہ)

درمختار میں ہے "(و) کرہ تحریما (الوطء فوقه، والبول والتغوط) لأنه مسجد إلى عنان السماء۔۔۔ (وإدخال نجاسة فيه) وعليه (فلا يجوز الاستصباح بدهن نجس فيه) ولا تطيينه بنجس (ولا البول) والفصد (فيه ولو في إناء)" ترجمہ : اور مسجد کے اوپر وطی کرنا، پیشاب اور پاخانہ کرنا مکروہ تحریمی ہے کیونکہ وہ آسمان کے کنارے تک مسجد ہے اور مسجد میں اور مسجد کے اوپر نجاست داخل کرنا مکروہ تحریمی ہے پس اس میں ناپاک تیل جلانا جائز نہیں ہے اور نہ ناپاکی کے ساتھ لیپ کرنا جائز ہے اور نہ اس میں پیشاب کرنا اور فصد کھلوانا جائز ہے اگرچہ کسی برتن میں ہی ہو۔ (الدرالمختار مع ردالمحتار، ج 2، ص 516، کوئٹہ)

فتاوی ہندیہ میں ہے "وتكره المضمضة والوضوء في المسجد "ترجمہ : اور مسجد میں کلی اور وضو کرنا مکروہ ہے۔ (الفتاوی الھندیۃ، ج 01، ص 110، کوئٹہ)

فتح القدیر میں ہے "الواجب ابقاء الوقف علی ما کان علیہ "ترجمہ : وقف کو اس کی پہلی صورت پر رکھنا واجب ہے۔ (فتح القدیر، کتاب الوقف، ج 06، ص 228، دار الفکر، بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے "اقول : مگر یہ بنا و غرس جائز میں ہے، ناجائز کے لئے حکم ہدم و قلع ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں : "لیس لعرق ظالم حق "(ظالم رگ کا کوئی حق نہیں ہے۔) درمختار میں ہے : "لوبنی فوقه بیتاللامام لایضر لانه من المصالح اما لو تمت المسجدیة ثم اراد البناء منع، ولو قال عنیت ذلک لم یصدق تاتارخانیة، فاذا کان ھذا فی الواقف فکیف بغیرہ، فیجب ھدمه ولو علی جدار المسجد "(اگر واقف نے مسجد کے اوپر امام کا حجرہ بنادیا تو جائز ہے کیونکہ یہ مصالح مسجد میں سے ہے لیکن تمام مسجدیت کے بعد اگر وہ ایسا کرنا چاہے تو اسے روکا جائے گا اگرچہ وہ کہے کہ میرا شروع سے یہ ارادہ تھا، تو اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی، تاتارخانیہ۔ جب خود واقف کا یہ حکم ہے تو غیر واقف کو کیسے اجازت ہو سکتی ہے لہذا ایسی عمارت کو گرادینا واجب ہے اگرچہ وہ مسجد کی دیوار پر ہو۔)۔۔۔۔ اور ہم بیان کر چکے بلا ضرورت مذکورہ مسجد میں پیڑ بونا جائز نہیں "لشغله موضع الصلٰوۃ ولشبه البیع والکنائس "(کیونکہ اس طرح نماز کی جگہ بھی مشغول ہوگی اور گرجا اور کلیسا سے مشابہت بھی ہوگی۔) اور یہ کہ اس کا باقی رکھنا جائز نہیں۔ "(فتاوی رضویہ، ج 16، ص 339۔ 340، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی رضویہ میں ہے "معصیت میں مال وقف کا صرف دوہرا حرام ہے بلکہ تین حراموں کا مجموعہ، ایک وہ معصیت دوسرے مال وقف پر تعدی تیسرے مستحق کی محرومی مگران امور حادثہ سے نفس وقف پر کوئی ضرر نہیں، جو متولی ان میں صرف کرے گا اس قدر کا تاوان اس پر لازم ہوگا "لانه امین و کل امین بالتعدی ضمین "(کیونکہ وہ امین ہے اور ہر امین ناجائز تصرف پر ضامن بنتا ہے۔) "(فتاوی رضویہ، ج 16، ص 155، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : محمد عرفان مدنی

مصدق : مفتی محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: Lar-10622

تاریخ اجراء : 20 رمضان المبارک 1442ھ/03 مئی 2021ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net